جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل کے ایک عظیم فرزند کی رحلت

حضرت مولانا ابراہیم نوسارکا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ قلم: خلیل احمد قاضی
خادم: مدینہ اکیڈمی ڈیوزبری، انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب لاجپوری دامت برکاتہم کے ایماء پر راقم الحروف نے کچھ عرصے سے چنیدہ مقامی علمائے کرام کے مختصر احوال کی جمع وترتیب کا سلسلہ شروع کررکھا ہے، اسی ضمن میں حال ہی میں حضرت مولانا ابراہیم نوسارکا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات زندگی کو مرتب کرکے راقم نے اسے حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب کی خدمت میں اِس درخواست کے ساتھ پیش کیا کہ نظرثانی فرماکر اس میں اپنی طرف سے ترمیم واضافہ فرمادیں۔

آج بہ روز جمعہ (۱۶/ جون ۲۰۲۳ء) بعد نماز فجر حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب نے بندہ کو ایک رقعہ دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی درخواست پر میں نے حضرت مولانا ابراہیم نوسارکا صاحب کے اوصاف وکمالات کے تعلق سے ایک دو باتیں لکھ دی ہیں، آپ اسے اپنے مضمون میں شامل کرلیں۔

اسی روز نماز فجر کے کچھ ہی دیر بعد حضرت مولانا ابراہیم نوسارکا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی جانکاہ اور دل گداز اطلاع موصول ہوئی۔

إنا لله وإنا إليه راجعون، إنَّ لله ما أخذ، وله ما أعطىٰ، وكل شيء عنده بأجل مسمى۔

حضرت مولانا ابراہیم نوسارکا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا راقم الحروف اور اس کے خاندان والوں کے ساتھ قلبی لگاؤ اور گہری محبت تھی۔ ہر ملاقات میں نہایت شفقت کا معاملہ فرماتے اور بندے کی بے بضاعتی اور نااہلیت کے باوجود غایتِ تواضع واحترام سے پیش آتے، ہر وقت اپنے استاذ محدث جلیل حضرت علامہ سید محمد یوسف صاحب بنوریؒ کا بڑی عقیدت مندی سے تذکرہ کرتے اور ایامِ رفتہ کی یادوں میں کھوجاتے۔

ہاں دکھادے اے تصور پھر وہ صبح وشام تو　　　دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو

چند روز قبل جب طبیعت یک دم ناساز ہوگئی تو بندہ بہ غرض عیادت حاضر خدمت ہوا، ایسی ناتوانی اور اضطرابی حالت میں یہ فرمانے لگے کہ مولانا صاحب! جو جگہ ابھی آپ نے مدرسے کے لیے خریدی ہے وہاں میرے استاذ حضرت علامہ سید محمد یوسف صاحب بنوریؒ تشریف لاکر تقریر کرچکے ہیں۔

چوں کہ مولانا مرحوم کو حضرت علامہ بنوریؒ سے بلاواسطہ مکمل بخاری شریف پڑھنے کا شرف حاصل تھا؛ اس لیے بندہ کو ایک سے زائد مرتبہ ان سے اجازت حدیث حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور آپ نے اپنی جملہ اسانید کی نقل (Copy) بھی مرحمت فرمائی۔

حق سبحانہ وتقدس مولانا مرحوم کی مغفرت فرماکر اعلیٰ علیین میں جگہ عنایت فرماوے اور درجات کو بلند سے بلندتر فرمادے، آپ کی تمام دینی، ملی اور علمی مساعی وخدمات کو شرف قبولیت عطا کرے اور جمیع پس ماندگاں کو صبر جمیل عنایت فرمائے۔ آمین

مختصر حالاتِ زندگی

حضرت مولانا ابراہیم نوسارکا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تلمیذِ رشید صاحب معارف السنن محدث جلیل حضرت علامہ سید محمد یوسف صاحب بنوری رحمۃ اللہ علیہ

مرتب: خلیل احمد قاضی

(۱) اسم گرامی:

ابراہیم بن اسماعیل۔ خاندانی لقب: نوسارکا۔

(۲) سن ولادت:

۲۹/ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ بہ مطابق: ۲۵/ستمبر ۱۹۲۷ء

(۳) جائے ولادت:

کالا کاچھا، ضلع نوساری، گجرات، انڈیا۔

(۴) دینی وعصری تعلیم:

عہدِ طفولیت میں بہ عمر چار سال آپ اپنے گاؤں کالا کاچھا ہی کے مکتب میں داخل ہوئے۔ وہاں قرآن کریم ناظرہ حافظ علی بھائی صاحبؒ سے پڑھا اور بہشتی زیور حضرت مولانا عبدالقدوس صاحبؒ سے پڑھی، جب کہ فارسی کے دو درجے کی ساری کتابیں حضرت مولانا یوسف محمد بھولا صاحبؒ سے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

آپ نے گجراتی تعلیم چار درجے تک اپنے گاؤں کالا کاچھا کی سرکاری اسکول میں حاصل کی۔

مزید گجراتی تعلیم کے لیے آپ کے والد محترم نے آپ کو آبائی وطن کالا کاچھا سے تقریباً ایک میل کی مسافت پر واقع علمی بستی ڈابھیل کی اسکول میں داخل کیا، آپ نے ۱۹۴۱ء میں بہ عمر چودہ سال گجراتی تعلیم مکمل کی۔

عصری تعلیم کی تکمیل کے بعد آپ کے والد بزرگوار نے آپ کو علوم دینیہ کے حصول کی غرض سے ہندوستان کی مشہور علمی درسگاہ، ازہر گجرات جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل میں داخل کرایا۔

چوں کہ فارسی کی تعلیم آپ اپنے گاؤں میں پہلے سے حاصل کر چکے تھے، بایں وجہ عربی کے درجۂ اولیٰ میں آپ کا داخلہ بہ آسانی ہوگیا۔

جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل میں آپ کا علمی سفر ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۹۴۱ء سے شروع ہو کر ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۹۴۹ء میں اختتام کو پہنچا۔

(۵) درسِ نظامی کے اساتذۂ کرام:

جامعہ کے اس سات سالہ تعلیمی دور میں آپ نے درسِ نظامی کے جن ماہرین اساتذۂ کرام سے اکتسابِ فیض کیا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

- حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوریؒ
- حضرت مولانا عبدالجبار صاحب اعظمیؒ
- حضرت مولانا عبدالحی بسم اللہ صاحبؒ
- حضرت مولانا اسلام الحق صاحب کوپا گنجی اعظمیؒ
- حضرت مولانا محمد مالک صاحب کاندھلویؒ
- حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب سرحدی دیوبندیؒ
- حضرت مولانا محمد حسن صاحب دوحدیؒ
- حضرت مفتی اسماعیل بسم اللہ صاحبؒ
- حضرت مولانا عبدالجبار صاحب پیشاوریؒ
- حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب کیمل پوریؒ
- حضرت مولانا قاضی اطہر صاحب مبارک پوریؒ
- حضرت مولانا سید انوار الحق صاحبؒ
- حضرت مولانا عبدالمنان صاحبؒ
- حضرت قاری بندۂ الٰہی صاحبؒ
- حضرت مولانا اسماعیل کاسوجی کفلیتوی صاحبؒ
- حضرت مولانا احمد گل صاحبؒ
- حضرت مولانا احمد امیجی کاچھوی صاحبؒ
- حضرت مولانا امیر کاچھوی صاحبؒ
- حضرت مولانا یوسف پٹیل تراجوی صاحبؒ
- حضرت مولانا ہاشم گورا صاحبؒ

آپ کو بخاری شریف مکمل محدث جلیل حضرت علامہ سید محمد یوسف صاحب بنوریؒ سے پڑھنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ مسلم شریف اور ترمذی شریف حضرت مولانا عبدالجبار صاحب اعظمیؒ سے، جب کہ سنن ابوداود حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب سرحدی دیوبندیؒ سے اور مشکوۃ المصابیح حضرت مولانا محمد مالک صاحب کاندھلویؒ سے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

آپ کو فراغت تدریس کے موقع پر سندِ فضیلت حضرت علامہ بنوریؒ کے دستِ مبارک سے عطا کی گئی۔

(۶) رفقائے درس:

۱۳۶۸ھ مطابق ۱۹۴۹ء میں دورۂ حدیث شریف کے سال میں آپ کے رفقائے درس کی تعداد اڑتیس (۳۸) رہی، جن میں سے چند معروف رفقاء کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

- مولانا محمود سلیمان نوسارکا کاچھوی ؒ (صاحب تذکرہ ؒ کے چچازاد بھائی)
- مولانا احمد سلیمان اصوات لاجپوری ؒ
- مولانا موسیٰ احمد کلنگ ڈابھیلی ؒ
- مولانا محمد ابراہیم ہجات بلیشوری ؒ
- مولانا سلیمان اسماعیل ڈیسائی ترکیشوری ؒ
- مولانا اسماعیل محمود بسم اللہ ڈابھیلی ؒ

(۷) تدریسی خدمت کا آغاز:

۱۹۴۹ء میں درسِ نظامی سے فراغت کے بعد اپنے گاؤں کالا کاچھا کے مکتب میں بیس روپیۓ کے مشاہرہ پر بہ حیثیت مدرس آپ کا تقرر ہوا، یہاں تقریباً تین سال خدمت انجام دی۔

(۸) سفر برطانیہ:

۱۹۵۲ء میں آپ بائیس دن کی طویل بحری مسافت طے کر کے برطانیہ تشریف لائے۔

ابتدا میں آپ نے تین ماہ تک کاوینٹری (Coventry) شہر میں قیام فرمایا۔ یہاں آپ پاکستان کے چند احباب کے ساتھ کرایہ کے ایک مکان میں مشترکہ طور پر رہتے تھے۔ پھر جب آپ کے برادر محترم بھائی احمد نوسارکا ہندوستان سے برطانیہ پہنچے تو آپ اُن کے ساتھ ناٹنگھم (Notingham) منتقل ہو گئے۔ یہاں آپ نے چار سال تک ایک جگہ ملازمت کی۔

(۹) ہندوستان کا سفر:

۱۹۵۵ء کے اواخر میں آپ نے والدین اور اہل خانہ کی زیارت وملاقات کے مقصد سے اپنے وطن عزیز ہندوستان کا سفر کیا اور چھ ماہ وہاں قیام فرما کر برطانیہ واپس ہوئے۔

(۱۰) برطانیہ میں دائمی قیام:

اِس دوران آپ کے بڑے بھائی احمد نوسارکا ناٹنگھم (Notingham) کو خیرباد کر کے یارک شائر (Yorkshire) کی ایک چھوٹی سی بستی باٹلی (Batley) میں آباد ہو چکے تھے، آپ بھی یہی آ کر خیمہ زن ہو گئے۔

(۱۱) اہل خانہ کی برطانیہ آمد:

آپ نے یہاں ایک کارخانے میں کافی کم تنخواہ پر شبانہ ملازمت شروع کی، خوب قناعت سے کام لے کر ایک معتدبہ رقم پس انداز کی اور قرض لے کر پانچ سو پاؤنڈ میں ایک بڑا مکان خریدا اور ۱۹۵۹ء میں اپنی اہلیہ اور دو بچیوں کو یہاں اپنے پاس بلوالیا۔

(۱۲) تدریسی خدمات:

مرورِایام کے ساتھ باٹلی کے علاقے میں مسلمانوں کی تعداد بڑھنے لگی اور انھیں اپنے بچوں کی دینی تعلیم کی فکر دامن گیر ہوئی تو آپ نے اپنے مکان ہی میں اپنی دونوں بچیوں سمیت کل آٹھ بچوں کو پڑھانا شروع کردیا، اِس طرح کفروشرک کے ظلمت کدے میں ایمان کی شمع روشن ہوئی اور برطانیہ کی سرزمین پر سب سے پہلا دینی مدرسہ آپ کے گھر سے شروع ہوا۔

جب ڈیوزبری میں تبلیغی جماعت کا مرکز قائم ہوا تو مرکز کے زیر انتظام چلنے والے مکتب میں آپ نے چھ سال تدریس کے فرائض انجام دیے۔

آپ نے انڈین مسلم ویلفیر سوسائٹی (IMWS) کے زیر اہتمام چلنے والے دینی مکاتب میں بھی برسہابرس تک تدریس اور اہتمام وانتظام کی ذمہ داری بہ حسن وخوبی انجام دی۔

(۱۳) ملی خدمات:

جب باٹلی میں علمائے کرام کی تعداد تیس کے قریب پہنچ گئی تو "مجلس علماء" کے نام سے ایک تنظیم کا قیام عمل میں آیا، کچھ عرصہ کے بعد یہ علاقائی تنظیم ترقی کرکے "جمعیت علمائے برطانیہ" کے نام سے ملکی تنظیم کی صورت اختیار کرگئی۔ آپ تین سال تک اس تنظیم کے جنرل سکریٹری کے عہدے پر رہے اور کئی دینی وملی کارنامے انجام دیے۔

باٹلی کے مقامی علماء کی تعداد جب سو سے متجاوز ہوگئی تو قطب برطانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ اور ملک کے دیگر اہل علم کے مشورہ سے "رابطۃ العلماء الاسلامیۃ باٹلی" کے نام سے مقامی علماء کی ایک تنظیم قائم کی گئی، آپ اس تنظیم کے سب سے پہلے صدر منتخب ہوئے اور طویل عرصے تک صدارت کے فرائض بہ حسن وخوبی انجام دیتے رہے، صدارت سے عہدہ بَرآ ہونے کے بعد بھی آپ اس تنظیم کا ایک قوی رکن بنے رہے اور بے لوثی وجاں فشانی کے ساتھ قوم وملت کی ترقی میں مثالی کردار ادا کیا۔

(۱۴) اصلاحی تعلق اور بیعت:

آپ نے ۱۹۶۴ء میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنی ؒ سے مکہ مکرمہ میں بیعت اور اصلاح کا تعلق قائم کیا۔ حضرت شیخ ؒ کے وصال کے بعد آپ نے مسیح الامت حضرت مولانا محمد مسیح اللہ خان صاحب جلال آبادی ؒ سے اور ان کے بعد محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئی ؒ سے رجوع فرمایا۔

(۱۵) اجازت حدیث:

آپ کو آپ کے اساتذۂ حدیث بالخصوص محدث جلیل حضرت علامہ سید محمد یوسف صاحب بنوری ؒ سے اجازت حدیث حاصل ہے۔

قابل ذکر یہ ہے کہ حضرت علامہ بنوری ؒ کو جن شیوخ سے اجازت حدیث حاصل ہے ان میں سرفہرست امام العصر علامہ سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری ؒ ہیں، ان کے علاوہ علامہ بنوری ؒ کو شیخہ امۃ اللہ بنت شاہ عبدالغنی مجددی محدث دہلوی ؒ سے بھی اجازت حدیث حاصل ہے جن کی سند صرف تین واسطوں (شاہ عبدالغنی مجددی ؒ، شاہ محمد اسحاق دہلوی ؒ اور شاہ عبدالعزیز دہلوی ؒ) سے مسند الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ؒ سے ملتی ہے، اِس اعتبار سے یہ سند عالی ہے۔

آپ کے اساتذۂ حدیث کے علاوہ آپ کو حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب ؒ اور حضرت مولانا سید محمد انظر شاہ صاحب کشمیری ؒ سے بھی اجازت حدیث حاصل ہے۔

(۱۶) اکابر سے ملاقات وزیارت کا شرف:

آپ کو اپنی حیات مستعار میں بے شمار اساطین علم وفضل اور مشائخ حقہ کی زیارت وملاقات کا شرف عظیم نصیب ہوا، جن میں سے چند مشاہیر علماء یہ ہیں:

محدث کبیر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری ؒ۔ ایک مرتبہ راقم الحروف نے صاحب تذکرہ ؒ سے حضرت علامہ سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری ؒ کی زیارت وملاقات سے تعلق سے دریافت کیا، اس پر آپ نے فرمایا کہ میں بچپن میں چار یا پانچ سال کی عمر میں اپنے گاؤں سے ڈابھیل دودھ لانے کی غرض سے جایا کرتا تھا، اُس وقت بارہا ایک بزرگ کے پاس سے میرا گزر ہوتا، گاؤں والے انھیں بڑے مولانا سے یاد کرتے تھے، میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ ''بڑے مولانا'' اور کوئی نہیں؛ بلکہ حضرت علامہ سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری ؒ ہی تھے۔

حضرت مولانا بابا عبدالرحمٰن صاحب امروہی ؒ جو قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی ؒ کے بلا واسطہ شاگرد تھے، نیز آپ کو حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادی ؒ سے بھی اجازتِ حدیث حاصل تھی۔

حضرت بابا امروہیؒ کی زیارت کے حوالے سے صاحب تذکرہؒ فرماتے ہیں کہ جامعہ ڈابھیل میں میری تعلیم کے پہلے سال جامعہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا بابا عبدالرحمٰن صاحب امروہیؒ تھے، ضعیف العمری کی وجہ سے آپ جامعہ کی پرانی مسجد میں بخاری شریف کا درس دیا کرتے تھے، سال بھر میں بارہا اُن کی زیارت سے سرفراز ہوا۔

مذکورہ اکابر کے علاوہ آپ کو حضرت مفتی محمد شفیع صاحب عثمانیؒ، حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانیؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ، مجاہد اعظم حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہارویؒ، حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھیؒ، حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ اور مرشد عالم حضرت پیر غلام حبیب صاحب نقشبندی مجددیؒ کی زیارت وملاقات کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

(۱۷) محدث جلیل حضرت علامہ سید محمد یوسف صاحب بنوریؒ کا دو مرتبہ سفر برطانیہ:

محدث جلیل حضرت علامہ سید محمد یوسف صاحب بنوریؒ کا پہلا سفر برطانیہ ۱۹۷۴ء میں ہوا، آپ شمشاد راؤ صاحبؒ کی دعوت پر ہڈرس فیلڈ (Huddersfield) تشریف لائے، صاحب تذکرہ کی دعوت قبول فرما کر ڈیوزبری میں بھی آپ کی تشریف آوری ہوئی اور ہمارے مدرسہ "مدینہ اکیڈمی ڈیوزبری" کے نزد میں واقع ایک چرچ (Church) -الحمدللہ اب اسے مدرسہ میں تبدیل کر دیا گیا ہے- کو ایک دن کے لیے کرایہ پرلے کر حضرت بنوریؒ کی مجلس وعظ منعقد کی گئی، جس میں اطراف واکناف سے کئی سو کی تعداد میں فرزندانِ اسلام نے شرکت فرمائی، اُن خوش بخت شرکائے مجلس میں راقم الحروف کے والد محترم جناب الحاج شبیر احمد قاضی صاحب بھی تھے۔

حضرت بنوریؒ کا دوسرا سفر برطانیہ ۱۹۷۶ء میں ہوا۔

(۱۸) اوصاف واخلاق:

آپ والا مکارم اخلاق کا اعلیٰ نمونہ، پیکر زہد وتقوی، نہایت متواضع، خوش مزاج وملنسار، مہمان نواز، علماء دوست، بزرگوں کے قدردان اور سچے عاشق رسول تھے، آپ کا حال وقال سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا، بہ الفاظ مختصر آپ اخلاق وکردار میں اپنے اکابر واسلاف کا عمدہ ومکمل نمونہ اور عکس جمیل تھے۔

نمازوں کی پابندی کا اِس قدر اہتمام تھا کہ تیرہ (۱۳) سال کی عمر سے تادم آخر آپ سے ایک نماز بھی قضا نہیں ہوئی؛ بلکہ مرض الوفات تک نمازِ تہجد کا بھی بلاناغہ اہتمام رہا۔

آپ میں سخاوت اور مہمان نوازی کی صفات بہت نمایاں تھیں، مقامی وبیرونی ممالک کے کئی علماء ومشائخ آپ کے گھر تشریف لاتے اور آپ حق ضیافت بہ خوبی ادا فرماتے، آپ کی اہلیہ مرحومہ -رحمۃ اللہ علیہا- بھی علماء کی خدمت وضیافت کو اپنے لیے سعادت عظمیٰ سمجھ کر

اِس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی۔

آپ کے تین معمولات ایسے ہیں جن کا آپ نے پوری زندگی پابندی سے اہتمام فرمایا:

(۱) پنج وقتہ نمازوں کی مسجد میں باجماعت ادائیگی۔

(۲) یومیہ تین پارے قرآن کریم کی تلاوت (دس روز میں ایک ختم قرآن)۔

(۳) روزانہ قبرستان میں حاضر ہو کر مرحومین کے لیے ایصال ثواب۔

(۱۹) اسفارِ حج وعمرہ:

آپ کو کل پانچ مرتبہ حج اور نو مرتبہ عمرہ کی ادائیگی کی سعادت نصیب ہوئی۔

۱۹۶۶ء کا حج آپ نے اپنے استاذ گرامی محدث عصر حضرت علامہ سید محمد یوسف صاحب بنوری ؒ کی معیت میں فرمایا۔

اِس سفر حج میں مرشد عالم حضرت پیر غلام حبیب صاحب نقشبندی مجددی ؒ سے ملاقات کے سنہرے اور یادگار لمحات کو خود صاحب تذکرہ نے کچھ اِس طرح الفاظ کی لڑیوں میں پرویا ہے:

”مرشد عالم حضرت مولانا حافظ غلام حبیب نقشبندی رحمہ اللہ سے میری پہلی ملاقات ۱۹۶۶ء میں حرم شریف میں ہوئی۔ میں نماز مغرب سے کچھ پہلے محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کے پاس رکن یمانی کی سیدھ میں مطاف میں بیٹھا ہوا تھا کہ اونچے لمبے قد والے ایک بزرگ ہاتھ میں عصا لیے ہوئے ہمارے سامنے سے گزرے، جنھیں دیکھتے ہی حضرت بنوری ؒ کھڑے ہو گئے اور آواز دی کہ حضرت! حضرت! اور مجھے فرمایا کہ یہ پاکستان کے بہت بڑے بزرگ ہیں، اتنے میں حضرت مرشد عالم ہمارے قریب تشریف لے آئے۔ یوں حضرت بنوری ؒ کے واسطے سے میں بھی حضرت مرشد عالم رحمہ اللہ سے مصافحہ وملاقات سے مشرف ہوا۔“

(۲۰) سانحۂ ارتحال:

آپ کچھ عرصے سے علیل تھے، پیرانہ سالی کی وجہ سے طبیعت میں ضعف ونقاہت کا اثر کافی تھا، آپریشن کے بعد دن بہ دن اضمحلال بڑھتا گیا اور طبیعت مائل بہ صحت نہ ہو سکی، بالآخر وقت موعود آپہنچا اور بہ روز جمعہ مؤرخہ ۲۷/ ذوالقعدہ ۱۴۴۴ھ مطابق ۱۶/ جون ۲۰۲۳ء صبح سات بجے اس دارفانی کو الوداع فرما کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، إنا للہ وإنا إلیہ راجعون۔

یوم وفات ہی کو نماز عصر سے قبل شام چھ بجے حضرت اقدس مفتی اسماعیل صاحب کچھولوی زید مجدہم (خلیفہ شیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنی ؒ) کی اقتدا میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور باٹلی کے مقامی قبرستان میں سپرد خاک کیے گئے۔

تدفین کے بعد سرہانے اور پائینتی پر استاذ الاساتذہ حضرت اقدس مولانا عبد الرؤف صاحب لاجپوری دامت برکاتہم (خلیفہ مسیح الامت حضرت مولانا محمد مسیح اللہ خان صاحب جلال آبادیؒ) نے اوائل و اواخر سورۂ بقرہ کی تلاوت فرمائی۔

ہرگز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

خلیل احمد قاضی

خادم مدینہ اکیڈمی ڈیوزبری، انگلینڈ

مؤرخہ ۲۸/ ذوالقعدہ ۱۴۴۴ھ مطابق: ۱۷/ جون ۲۰۲۳ء

Madina Academy

Swindon Road, Dewsbury

West Yorkshire, WF13 2PA, England

www.madinaacademy.org.uk

Tel. 00 44 7852 762632